# مُداوا......!!

جناب احمد معاویہ اشرفی

اس وقت ملک کے مجموعی حالات جس غیر اطمینان بخش کیفیت سے دوچار ہیں، اس نے ہر ذی شعور کو ذہنی وقلبی ہیجان میں مبتلا کر رکھا ہے۔ طرح طرح کے شدائد وتکالیف میں پوری قوم جکڑی ہوئی ہے۔ ہرطرف بے سکونی وبدامنی اور بے چینی نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ بے لگام گرانی، انسانی جان کی ارزانی اور بڑھتی ہوئی مفلسی نے قوم کے ہر طبقے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے، جب کہ قلبی مایوسی اور فکری انتشار نے عملی طور پر ہمیں مفلوج کر دیا ہے۔

عمومی صورت حال یہ ہے کہ ہر شخص حالات کا ذمہ دار دوسرے کو ٹھہرانے میں لگا ہوا ہے، ہر فرد اجتماعی وانفرادی مصائب وآلام کا دوش دوسرے کو دے رہا ہے، ہرکوئی اپنی پاکی داماں کی حکایت بیان کرنے میں لگا ہوا ہے۔ اگر ایک طرف حکمرانوں اور اربابِ منصب واقتدار کی بے حسی اور نااہلی اپنا رنگ دکھا رہی ہے تو دوسری جانب ہمارے عمومی مزاجوں میں موجود جھوٹ، دھوکا، خیانت اور شخصی واجتماعی حیثیتوں میں مفوضہ فرائض کے سلسلے میں کوتاہی جیسے اخلاقی امراض، ہمارا ملی وجود اور قومی تشخص گہنا رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت معاشرے پر سرسری نظر دوڑانے سے جو صورت اُبھر کر سامنے آتی ہے، وہ من حیث القوم ہماری تنزلی اور پستی کی مکمل داستان سنا رہی ہے۔

بلاشک وشبہ مادرِ وطن پوری دنیا میں اپنے نظریاتی تشخص کے باعث ایک منفرد اور بلند مقام رکھتی ہے۔ اس کی بنیاد جس پاک کلمے پر رکھی گئی تھی، آج بھی وہی اس کی پہچان اور تعارف ہے۔ عالم اسلام ’’پاکستان‘‘ کو ایک قائد اور لیڈر کی حیثیت سے دیکھتا ہے۔ دنیا بھر کے لاکھوں مظلوم مسلمان پاک سرزمین کو اپنی امیدوں کا مرکز ومرجع سمجھتے ہیں۔ اللہ ربُّ العالمین نے وطن عزیز کو جہاں معدنی وقدرتی وسائل سے مالا مال کیا ہے، وہاں اس کی جھولی میں ایسے تابندہ اور درخشندہ ستارے بھی موجود ہیں، جن کی خدمات وصلاحیتوں کی ایک دنیا قائل ہوچکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کفر اور اہل کفر کی روز اول سے یہ مذموم کوشش اور نامشکور سعی رہی ہے کہ وہ اس خداداد سرزمین کو

تہس نہس کردیں۔ ہمارے پیارے ملک سے اس کا وقار و مقام چھین لیں۔ ملکی تاریخ کے گزرے چھ عشرے، اپنے اندر ایسی بہت سی کہی اَن کہی داستانوں کو چھپائے ہوئے ہیں۔ سقوطِ مشرقی پاکستان ہو یا امریکا کی نام نہاد انسدادِ دہشت گردی میں شراکت داری، مسئلہ کشمیر ہو یا بلوچستان، کراچی میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورت حال ہو یا شمالی علاقہ جات میں امریکی ڈرون حملے، سانحہ ایبٹ آباد ہو یا سانحہ سلالہ چیک پوسٹ، غرض کون سا موقع اور مقام ہے جہاں بدی کے ہرکاروں نے ارضِ پاک کو زَک اور نقصان پہنچانے سے چوک کی ہو؟۔

تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ چالاک دشمن کی طرف سے کہیں اہل وطن کے فکری ونظریاتی رُخ کو موڑنے کی سازش کی گئی تو کہیں عصبیت ولسانیت کا سحر پھونکا گیا۔ حیرت ہوتی ہے کہ وہ قوم جس نے کلمہ طیبہ کی بنیاد اور نعرے پر یہ ملک حاصل کیا، آج باہمی افتراق وتشتت اور آویزش کا شکار ہے۔ جس دین کے ماننے والوں کو آپس میں بھائی بھائی کہا گیا، امروز اُسی کے نام لیوا ایک دوسرے کے خون کے پیاسے نظر آرہے ہیں، جگہ جگہ رنگ ونسل اور قوم وقبیلہ کو علامت وپہچان بنا کر حقوق کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ اسلامی بھائی چارگی، روحانی اُخوت ومحبت اور ایمانی اتحاد واتفاق کی فضا ناپید ہے۔

اسی طرح مکار اعدائے ملت ودین نے مغرب زدہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے، قوم کے اذہان وافکار کی تطہیر کا کام بھی مسلسل جاری رکھا ہوا ہے۔ مادر پدر آزاد الیکٹرانک میڈیا اپنی اسکرین پر ایسے ایسے حیاسوز اور ایمان کُش مناظر پیش کررہا ہے، جس کا تصور ایک اسلامی معاشرے میں محال سمجھا جاتا ہے۔ ہماری نسلِ نو فحش اور جنسی انارکی پر مشتمل فلمیں، ڈرامے اور شو دیکھ کر جہنم کے جس گڑھے میں گر رہی ہے، اس کا تصور ہی روح کو زخمی کردیتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مادیت پرستی اور ظاہر بینی کے مظاہر کو اس قدر عام کیا گیا کہ اخلاقی اور باطنی قدریں فنا ہوکر رہ گئیں ہیں۔

عامۃ الناس کو اہل اللہ، علماء اور صلحاء سے کاٹ کر ایسی پتنگ کی مانند بنادیا گیا ہے، جس کو لوٹنے کے لئے ابلیسی چیلے ہر جگہ موجود ہیں۔ غلط اور بے بنیاد پروپیگنڈا کرکے خیر کے مراکز کو دہشت گردی کے اڈے قرار دے دیا گیا ہے۔ ڈاڑھی، ٹوپی اور پگڑی کو ہدف تنقید بنادیا گیا ہے، جس کا افسوس ناک نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ شعائرِ دین اور اہلِ دین کی عظمت وعقیدت قلوب سے نکل گئی ہے۔ دین سے دوری، شریعت مطہرہ کے احکام سے غفلت اور اسوہ حسنہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے بے اعتنائی نے ہمیں اس عقابِ خداوندی میں مبتلا کردیا ہے کہ جس کا مشاہدہ اِس دَم ہر آنکھ کررہی ہے۔

اس میں دو رائے نہیں ہوسکتیں کہ ان تمام اندھیریوں اور مایوسیوں کی موجودگی میں اگر اُمید کی کوئی کرن ہے تو وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرماں برداری اور وفاشعاری ہے۔ سچے دل سے توبہ اور ندامت وشرمندگی کے آنسو بہا کر ربّ تعالیٰ کی مرضی حاصل کی جاسکتی ہے۔ قرآن وسنت کے

مطالعے سے صاف پتا چلتا ہے کہ رحمتِ خداوندی سے ناامیدی ایک صاحب ایمان کے لئے حرام ہے۔ جب تک مسلمان استغفار، رجوع اور انابت الی اللہ کو حرز جان بنائے رکھتے ہیں، خدا تعالیٰ کی رحمت اور عنایت ان پر برابر متوجہ ہوتی رہتی ہے، ان کے دشمن کی ہر سازش ناکام و نامراد ہو جاتی ہے اور پھر اللہ ربّ العالمین بذاتِ خود اہل ایمان کی نصرت و امداد فرماتے ہیں۔

لیکن اس کے لئے پہلی اور آخری شرط یہ ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات اور سنت مطہرہ کی پابندی، پاسداری اور التزام کو اپنا شعار بنالیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کی پیروی اور اتباع ہی اس مشکل گھڑی سے ہمیں نجات دے سکتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر شخص اپنے نفس کا خود محاسبہ و احتساب کرے۔ ہر چھوٹا بڑے کو اور بالا دست ماتحت کو مطعون کرنے کی بجائے اپنے کردار و عمل کا جائزہ لے۔ آخرت کا یقین و استحضار اور حق تعالیٰ کے حضور جواب دہی کا یقین دلوں میں جاگزیں کیا جائے، تو یقیناً ہماری موجودہ درماندگی، محتاجگی اور بے سروسامانی کا مُداوا ہو سکتا ہے۔